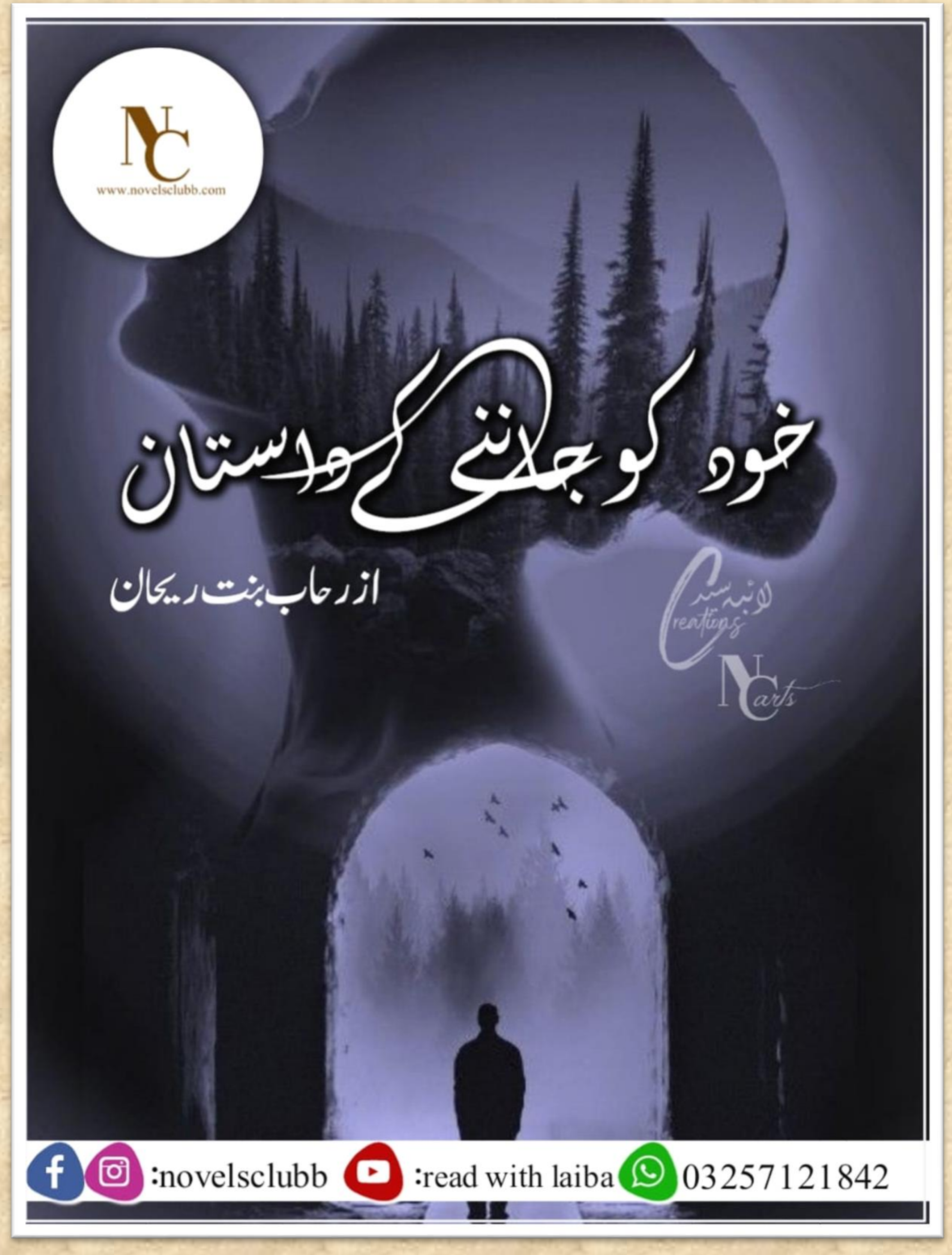
www.novelsclubb.com
خود کو جاننے کی داستان
از رحاب بنت ریحان
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

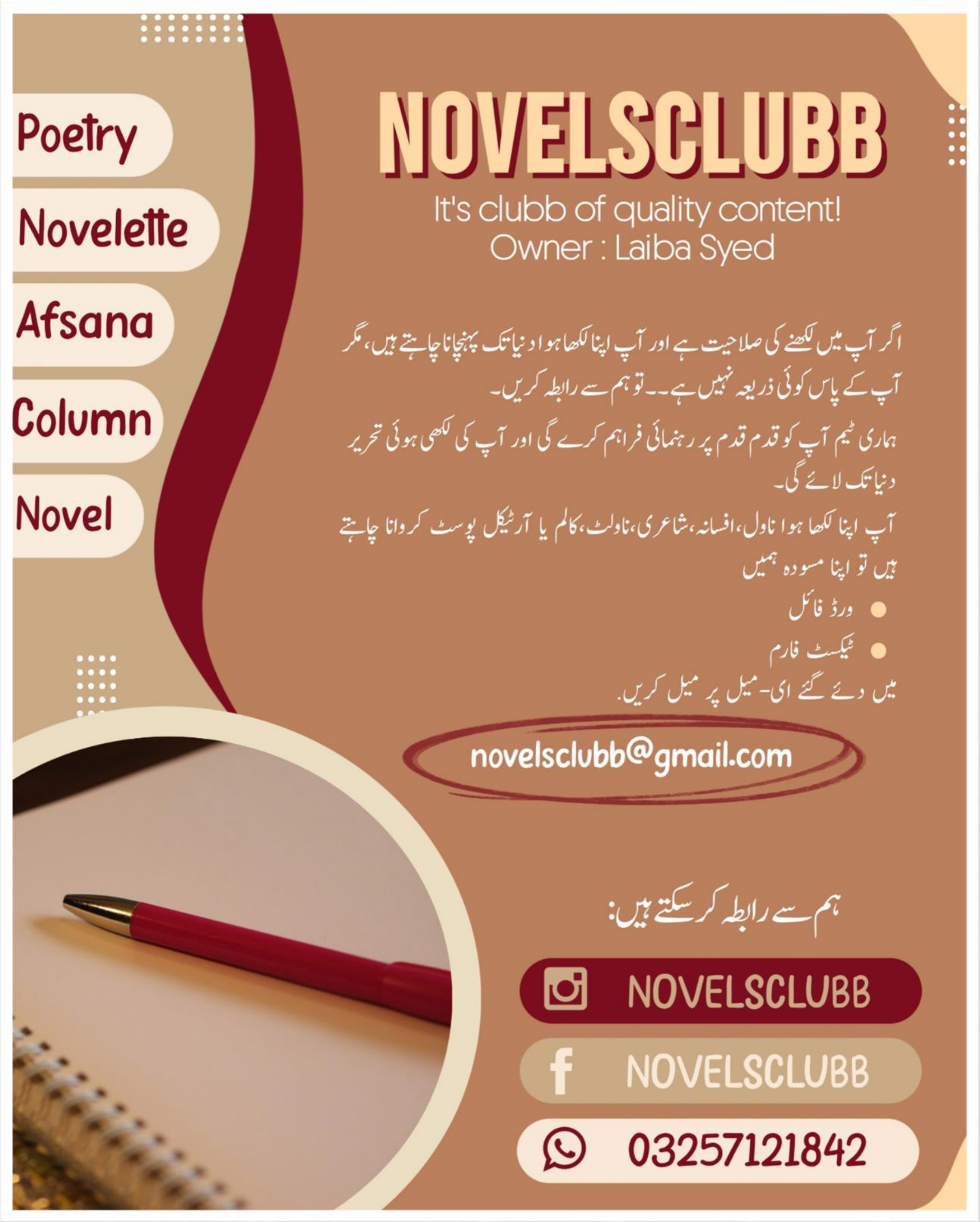
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

خود کو جاننے کی داستان

از قلم

رحاب بنتِ ریحان

Clubb of Quality Content

ناول "خود کو جاننے کی داستان" کے تمام جملہ حق لکھاری "رحاب بنتِ ریحان" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

مجھے یہ کہنا ہے

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

(شروع اللہ کے پاک نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے)

زندگی کا سب سے بڑا سفر، خود کو جاننے اور خود کو پہچاننے کا سفر ہے اور یہ داستان اُس سفر کا ایک چھوٹا سا اہم حصہ ہے۔

ہر انسان کے دل میں ایک آئینہ ہوتا ہے، لیکن ہم اکثر اس آئینے میں اپنا حقیقی چہرہ دیکھنے سے کتراتے ہیں۔

یہ داستان ہمیں اس آئینے میں جھانکنے اور اپنی اصل پہچاننے کا موقع فراہم کرتی ہے۔

"خود کو جاننے کی داستان" ایک ایسے سفر کی کہانی ہے، جہاں ہم خود سے ملنے کا موقع پائیں گے۔

یہ داستان ہمیں سکھاتی ہے کہ اللہ کو تلاش کرنے اور پانے کا کوئی مخصوص راستہ نہیں ہوتا۔

راستے تو دور جانے کے لیے ہوتے ہیں، سفر کرنے اور منزل طے کرنے کے لیے ہوتے ہیں

مگر یہاں سے تو کہیں جانا ہی نہیں پھر راستہ کیسا؟

۔اللہ کو پانے کے لیے تو ہمیں اپنے اندر اترنا پڑتا ہے، اسے اپنے وجود میں ڈھونڈنا پڑتا ہے—

اگر ہم خدا کو پانا چاہتے ہیں تو پہلے ہمیں اپنا کھویا ہوا آپ تلاش کرنا ہوگا۔ خود کو پہچانے بغیر ہم خدا کو نہیں پہچان سکتے۔

یہ داستان ہمیں بتاتی ہے کہ "جس طرح بند کوٹھری سے سورج کی روشنی پار نہیں کر سکتی، بالکل اسی طرح بند ذہن بھی خدا کے فیضان سے محروم رہتا ہے" (مولانا وحید الدین خان)۔

ناولز کلب
Clubb Quality Content

آیئے، اس سفر میں میرے ساتھ چلیں، جہاں ہم اپنا کھویا ہوا آپ تلاش کرنے کی کوشش کریں گے اور روشنی کا ایک نیا چراغ روشن کریں گے۔

خودی کی تلاش میں نکل، اے مسافر،

تقدیر کا نقشہ خود ہی بنا، خود ہی سنوار

(اِقبال)

باب اول

رختِ اُمید

"کل میرٹ لیسٹ لگے گی مجھے نہیں معلوم میرا نام آئے گا بھی یا نہیں؟، سب کے اصرار کرنے پر میں نے ٹیسٹ تو دے دیا تھا مگر مجھے ناممکن ہی لگتا ہے آخر اتنے زیادہ لوگوں نے ٹیسٹ دیا ہو گا تو کیا اتنے زیادہ لوگوں میں میں ہی رہ گئی ہوں جو منتخب ہو جاؤں گی۔

میں نے تو اپنی طرف سے پوری کوشش کی تھی۔

پر میں نے سنا ہے کے بہت مشکلوں سے اس یونیورسٹی میں داخلہ ملتا ہے اور میں تو اتنی خوش قسمت بھی نہیں ہوں جو میرا نام آجائے گا۔

نہیں میں اتنا نیگیٹیو کیوں سوچ رہی ہوں؟ ہو سکتا ہے میرا میں نام آ بھی جائے۔

دادو کہتی ہیں اللہ تعالیٰ سے اچھے کی اُمید رکھنی چاہیئے۔

ایک اُمید ہی تو ہوتی ہے جو انسان کو اندھیروں میں بھی راہ دکھاتی ہے_ "

وہ تھوڑی تلے ہتھیلی رکھے دوسرے ہاتھ سے قلم پکڑے روانی سے ڈائری پر لکھ رہی تھی۔

کمرہ لیمپ کی مدھم سے روشنی سے روشن تھا وہ اسٹڈی ٹیبل کے سامنے کرسی پر بیٹھی تھی۔

ٹپ ٹپ گرتی ہوئی بارش کی بوندیں کھڑکی پر گرتے ہوئے موسیقی کی آواز پیدا کر رہی تھی

۔

وہ صاف مگر قدرے زرد رنگت، مناسب نقوش، آنکھیں بھوڑی رنگ کی، گہری بھوری پلکیں مڑی ہوئی اور دراز قد والی دُبلی پتلی سی لڑکی تھی۔

وہ بہت زیادہ خوبصورت تو نہیں تھی مگر اُس کے چہرے میں ایک عجیب سی کشش تھی۔

سیدھے سیاہ بال جو کہ کندھے تک آتے تھے جوڑے کی شکل میں بندھے ہوئے تھے۔

اس نے چلتے ہوئے قلم کو روک کر اپنے ماتھے پر بکھرے ہوئے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے گہرا سانس لیا اور کھڑکی سے جھانک کر باہر کو دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اوہ پھر سے بارش" وہ بیزاری سے بولی-

"آپی دیکھیں نہ کتنا پیارا موسم ہو رہا ہے، چلیں باہر لان میں چلتے ہیں" آواز سنتے ہی اُس نے دروازے سے اندر آتے ہوئے زمل کو دیکھا—

"نہیں میرا موڈ نہیں ہے" اُس نے ناگواری کا اظہار کرتے ہوئے کہا—

"پلیز آپی دیکھیں نا اتنے دن بعد اتنا پیارا موسم ہوا ہے" زمل نے دوبارہ سے اسرار کیا—

"زمل میں نے ایک دفعہ کہا ہے نا تمہیں میری بات آرام سے سمجھ نہیں آتی کیا؟ جاؤ یہاں سے مجھے تنگ مت کرو" اُس نے سرد لہجے میں زمل سے کہا-

"ٹھیک ہے مرضی ہے آپ کی" زمل نے اسکا تلخ رویہ مدنظر رکھتے ہوئے دوبارہ اسرار کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا اور کمرے سے باہر نکل گئی-

اس نے پھر سے قلم اٹھایا اور کچھ لمحے سوچنے کے بعد اپنے سرد رویے پر افسوس محسوس کیا- شاید وہ کسی چیز کی وجہ سے پریشان تھی، جس کا غصہ وہ زمل پر نکال چکی تھی—

"اُف یہ کیا ہو جاتا ہے مجھے؟" اُس نے سر جھٹک دیا—

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

-پھر کچھ لمحے سوچنے کی بعد اُس نے قلم کو ڈائری کے صفحوں کے درمیان رکھ کر ڈائری کو بند کیا اور اٹھ کر کمرے سے سیدھا لان کی طرف چلی گئی—لان میں آتے ہی اُس نے گہرا سانس لیا—

-بارش رات کی خاموشی کو بھگو رہی تھی، چاند بادلوں کے ساتھ انکھ مچولی کھیل رہا تھا، ہر چیز نکھری نکھری اور دھلی دھلی معلوم ہو رہی تھی، ہر پتہ ہر بوٹا ہر گل خوشی سے جھومتا دکھائی دے رہا تھا—

"میں جانتی تھی کہ آپ آجائیں گی" زمل جو کہ بارش میں مکمل طور پر بھیگ چکی تھی اُسکی طرف بڑھی—

Clubb of Quality Content

"زمل کیا ایسا ممکن ہے کہ تم مجھے کچھ کہو اور میں انکار کر دوں؟" اس نے دونوں بازو باندھتے ہوئے کہا—

"جی یہ بات تو میں اچھی طرح جانتی ہوں-" زمل نے طنزیہ انداز میں کہا—

"ہاہا" اُس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی—

"پر میں ناراض ہوں" زمل کے انداز سے یہ صاف صاف واضح تھا کہ وہ اُس سے کچھ فرمائش کرنے والی ہے۔

"ہمم! تو اب یہ بتاؤ کہ میری پیاری سے چھوٹی سی بہن کیسے مانے گی؟" اُس نے زمل کے چہرے کی طرف محبت بھری نگاہ ڈالتے ہوئے پوچھا۔

"جب آپ میرا اسائنمنٹ کر کے دیں گی"

"زمل تم جانتی ہو نا میں اس بات کہ خلاف ہوں جب کام تمہارا ہے تو تمہیں ہی کرنا چاہیے"

"آپی میرا ٹیسٹ بھی ہے نا مجھے اُسکی تیاری کرنی ہے" زمل منہ پھلاتے ہوئے بولی۔

Clubb of Quality Content

"اچھا تو ایسی بات ہے... سوچتی ہوں"

"دیکھ لیں پھر میں آپ سے ناراض ہو جاؤں گی اور ویسے بھی ابھی آپ نے خود کہا تھا کہ میں کیا چاہتی ہوں اب آپ وعدہ خلافی نہیں کر سکتی آپی۔"

"بلیک میل کر رہی ہو؟ اور تم اس بات سے بھی اچھی طرح واقف ہو کہ مہرماہ کبھی بھی وعدہ خلافی نہیں کرتی" وہ سنجیدگی سے بولی۔

"جی جی بلکل پتہ ہے مہر ماہ یوسف کبھی بھی وعدہ خلافی نہیں کرتی چاہے کچھ بھی ہو جائے" زمل نے دونوں بازو باندھتے ہوئے کہا۔

"زمل اپنی اصلاح کرو میرا نام صرف مہر ماہ ہے" اس کی آنکھوں میں تکلیف اُبھری تھی، اور اُس کے چہرے سے مسکراہٹ یک دم غائب ہو گئی۔

"سوری آپی" زمل نے بے بسی سے اسکے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے معذرت کی۔

"تھینک یو" مہر ماہ پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔

زمل اس کے ساتھ آ لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اوہ ہو پیچھے ہٹو چپک کیوں رہی ہو؟ بھیگی پڑی ہو جاؤ جا کر کپڑے بدلو" مہر ماہ نے ناگواری کا اظہار کرتے ہوئے اُس سے کہا۔

"ہاہا سوری! آپی مجھے ٹیسٹ کی تیاری کرنی ہے میں کمرے میں جا رہی ہوں"

"اوکے" مہر ماہ نے اثبات میں سر کو ہلکی سی جنبشِ دیتے ہوئے کہا۔

بارش کافی حد تک تھم چکی تھی پر ہلکی ہلکی بوندا باندی کا سلسلہ ابھی بھی جاری تھا۔

زمل اندر چلی گئی اور مہرماہ کوئی گہری سوچ لیے آسمان کو دیکھنے لگی۔

******

"شہرام آرہا ہے۔"

کھانے پر اچانک نانو جان نے بتایا۔

حیات جو کہ کھانا کھانے میں مصروف تھی لمحے کے لیئے ساکت ہوئی اسکے چہرے کا رنگ بدل کے بلکل سرخ ہو چکا تھا۔

اچھا ماشاللہ ! کب آرہا ہے امی جان ؟ ماما جان نے سوال کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اہم اہم" کنزا نے حیات کو متوجہ کرنے کی کوشش کی۔"حیات پانی دوں ؟"۔

حیات اسکی طرف متوجہ نہیں ہوئی تھی۔

نانو جان اور ماما جان بھی حیات کی طرف دیکھنے لگیں۔

کنزا نے اسکو کونی مار کر متوجہ کرنے کی کوشش کی۔

"ہم جی مجھے کچھ کہا ؟" وہ اچانک ہڑبڑا گئی۔

"نانو جان بتا رہی ہیں کہ شہرام آرہا ہے-"

"جی میں نے نانو کی بات سن لی ہے کب آرہے ہیں؟"-

"پرسوں رات کو پہنچ جائے گا انشاءاللہ "نانو جان نے بتایا—

"نانو جان کیا شہرام کی اسٹڈیز کمپلیٹ ہو گئیں؟"کنزا نے تجسس سے پوچھا—

"نہیں سکندر بتا رہا تھا کہ اگلے سال اسکی اسٹڈیز کمپلیٹ ہو جائیں گی ابھی صرف وکیشنز پر آرہا ہے"نانو جان نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا—

"اوہ صحیح "کنزا نے حیات کے چہرے کی طرف مسکرا کر دیکھتے ہوئے کہا—

Clubb of Quality Content

"امی جان سکندر بھائی بھی آرہے ہیں؟"

"نہیں وہ کہہ رہا تھا اسکو کچھ ضروری کام ہیں اس لیئے وہ نہیں آسکتا"

"اچھا صحیح"

انہوں نے مختصراً کہا-

"کنزا ذرا پانی دینا—"حیات نے ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کنزا کو اشارہ کیا—

"جی مادام یہ لیں" کنزا نے گلاس میں پانی انڈیلنے کے بعد پانی سے بھرا ہوا گلاس اس کی طرف بڑھایا۔

نانو جان نے بھی مسکراتے ہوئے اُن دونوں کی طرف دیکھا۔

کچھ لمحے کے لیے حیات پانی کا گلاس ہاتھ میں پکڑے، میز پر موجود گلدان کو دیکھتی رہی جیسے وہ کسی دوسری دنیا میں موجود ہو اُس نے پانی پی کر گلاس میز پر رکھتے ہوئے سَرسَری سی نظر کنزا پر ڈالی جو کے چہرے پر مسکراہٹ سجائے اُسی کو دیکھ رہی تھی۔

"یار کنزا کیا ہے؟"

"کیا مطلب کیا ہے؟" کنزا نے ذرا سے شانے اُچکاتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں"

حیات اور کنزا کھانے کی طرف متوجہ ہو گئیں ڈائننگ روم میں مکمل خاموشی چھا گئی۔

******

ناولز کلب
Club for Quality Content

مہر ماہ ہاتھ میں گرم دودھ کے دو کپ پکڑے کمرے میں داخل ہوئی جہاں ایک بوڑھی خاتون کرسی پر بیٹھے نماز ادا کر رہی تھیں۔

مہر ماہ نے دونوں کپ کو سائڈ ٹیبل پر رکھ دیا اور بیڈ پر بیٹھ کر بوڑھی خاتون کو نماز ادا کرتا ہوا دیکھنے لگی۔

"دادو آپ کے لیے دودھ لائی ہوں پی لیں؟"اُنکے سلام پھیرتے ہی مہر ماہ نے ان سے کہا۔

"بیٹا پہلے میں تسبیح تو کر لوں پھر پی لیتی ہوں"

دادو نے ہاتھ میں تسبیحِ اٹھاتے ہوئے اُس سے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے کر لیں تسبیح"اُس نے مسکراتے ہوئے دادو کی طرف دیکھا۔

"مہر ماہ بیٹا یہ اپنی دادو کے کپڑے کل کے لیے استری کے دینا"

مہر ماہ نے ماما کو کہتے ہوئے سنا جو کے ہاتھ میں کچھ کپڑے لیے کمرے میں داخل ہو رہی تھیں

۔

"جی اچھا ماما کیا دادو نے کل کہیں جانا ہیں ؟-"مہر ماہ نے سوالیہ نظروں سے ماما کو دیکھا اور پھر دادو کو—

"ہاں بیٹا مریم ہر مہینے عورتوں کا میلاد کرواتی ہے نا تو وہ آئی تھی آج دعوت دینے—"دادی جان نے اُسے بتایا—

"اوہ اچھا ٹھیک ہے—"

"مہر ماہ بیٹا کل تمہاری میریٹ لسٹ بھی لگنی ہے نا؟"ماما نے سائڈ ٹیبل سے دودھ کا کپ اُٹھاتے ہوئے کہا—

"جی ماما پر مجھے نہیں لگتا کہ میرا نام آئے گا"اُس نے نااُمید ہوتے ہوئے کہا-

بیٹا تم اتنی مایوسی والی باتیں کیوں کرتی ہو،اللہ پاک کی ذات سے ہمیشہ اچھی اُمید رکھنی چاہیے "

"اچھی اُمید ہی تو رکھ رہی ہوں"

"بیٹا پھر یہ مایوسی کیوں؟"دادو نے سوال کیا—

"بس ایسے ہی ناممکن سا لگتا ہے۔"

"جب انسان اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کر دے تو پھر مایوسی کی تو کوئی گنجائش ہی نہیں بچتی بیٹے"
دادو نے بہت پیار سے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔

"جی یہ تو ہے" مہرماہ نے آہ بھری۔

"پریشان نہیں ہو انشاءاللہ آجائے گا نام" ماما نے اس کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"انشاءاللہ" دادو اس کو تھپکی دیتی ہوئی بولی۔

"کل کتنے بجے تک لگ جائے گی لسٹ؟" ماما نے سوال کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"دس بجے تک" اُس نے ماما کو بتایا۔

"ٹھیک ہے پھر تیار رہنا دیر مت کرنا میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گی" ماما نے دادو کو کپ پکڑاتے ہوئے کہا۔

اُس نے اثبات میں سر ہلا دیا "جی اچھا"۔

"زمل کہاں ہے؟" دادو نے کپ پکڑتے ہوئے اس سے پوچھا۔

"اس کا ٹیسٹ ہے کل اُس کی تیاری کر رہی ہے"

"اچھا اچھا بس میری تو دعا ہوتی ہے کہ اللہ پاک تم دونوں کو کامیاب کر دے امین"

"آمین ثم آمین" ماما اور مہرماہ نے مشترکہ طور پر کہا۔

اس کے بعد مہرماہ بیڈ سے فوراً اٹھ کھڑی ہوئی۔

"او کے شب بخیر دادو، ماما مجھے زمل کی اسئنمنٹ بھی کرنی ہے ورنہ ناراض ہو جائے گی میں چلتی ہوں" اپنے جوتے پہنتے وقت اُس نے کہا۔

اور سیدھا اپنے کمرے میں چلی گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دادو اور ماما اپنی باتوں میں مصروف ہو گئیں۔

******

نصیب آزمانے کے دن آرہے ہیں

قریب ان کے آنے کے دن آ رہے ہیں

بارش مکمل طور پر تھم چکی تھی، حیات ہینڈز فری دونوں کانوں میں لگائے باہر لان میں جھولا جھول رہی تھی۔

جو دل سے کہا ہے جو دل سے سنا ہے

سب ان کو سنانے کے دن آ رہے ہیں

سرد ہوا کی جھونکے اُس کے دل کو سکون اور تازگی کا احساس فراہم کر رہے تھے۔

ابھی سے دل و جاں سر راہ رکھ دو

کہ لٹنے لٹانے کے دن آ رہے ہیں

اُس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

ٹپکنے لگی ان نگاہوں سے مستی

نگاہیں چرانے کے دن آ رہے ہیں

اس کے دِماغ کی اسکرین پر کچھ پرانے منظر نمودار ہوئے جن کو سوچ کر وہ مسکرانے لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

صبا پھر ہمیں پوچھتی پھر رہی ہے

چمن کو سجانے کے دن آ رہے ہیں

ابھی آخری شعر مکمل نہیں ہوا تھا کہ کنزا اُس کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی۔

چلو فیض پھر سے کہیں دل لگائیں

سنا ہے ٹھکانے کے دن آ رہے ہیں

"حیات کیا ہو رہا ہے؟" کنزا نے چلتے ہوئے جھولے کو ہاتھ سے پکڑ کر روک دیا۔

"کچھ خاص نہیں" حیات نے آنکھیں کھولیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اچھا ویسے مجھے بھی سننا ہے" کنزا نے مسکراتے ہوئے اُس سے کہا۔

"کیا؟" اُس نے سوالیہ نظروں سے کنزا کی طرف دیکھا۔

"وہ ہی جو تم سن رہی تھی" کنزا متجسس ہوئی۔

"اوہو یہ لو سن لو تم بھی" اُس نے کنزا کی طرف فون بڑھا دیا اور کانوں سے ہینڈ فری نکال کر اُس کے ہاتھ میں تھما دی۔

"جگہ دو مجھے بھی بیٹھنا ہے" حیات سمٹ کر بیٹھ گئی اور کنزا اس کے ساتھ بیٹھ کر جھولا جھولنے لگی۔

"اوہ تو فیض احمد فیض کو سنا جا رہا ہے" کنزا نے آبرو اُچکائے اور مسکراتی ہوئی انکھوں سے اس کی طرف دیکھا۔

"ہاں" اُس نے مختصر سا جواب دیا۔

"یار حیات کتنا خوبصورت انداز ہے نا ان کا پڑھنے کا"۔

"ہاں واقعی میں" حیات نرمی سے مسکرائی۔

"ایک بات پوچھوں کنزا؟" اس نے کنزا کے کی طرف دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"ہاں پوچھو!"

"تم بار بار کھانا کھاتے وقت مجھے دیکھ کر مسکرا کیوں رہی تھی؟"

"اپنے چہرے کا رنگ دیکھا تھا شہرام کا نام سنتے ہی کیسے تمہارے گال لال ٹماٹر کی سُرخ ہو گیا تھا"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میں نہیں تو میں کچھ اور سوچ رہی تھی" وہ گڑبڑا گئی۔

"اچھا کیا سوچ رہی تھی؟"

"یہی کے کب تمہاری شادی ہو گی اور کب تم ہماری جان چھوڑو گی" اُس نے پوری کوشش کی تھی کے بات بدل دے۔

"ہاہا" کنزا نے قہقہہ لگایا حیات بھی اُس کو دیکھ کر ہنس پڑی۔

"تم واقعی یہ سوچ رہی تھی حد ہوتی ہے میں سمجھی کوئی بہت سنجیدہ بات سوچ رہی ہو گی تم"

"بات تو یہ بھی بہت سنجیدہ ہے آخر آسان تھوڑی ہے تم سے شادی کرنا" اُس نے کنزا کا تمسخر اڑاتے ہوئے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"Very funny" کنزا نے لب بھینچے۔

"اچھا سوری مذاق کر رہی تھی میں" اُس نے اپنی ہنسی بمشکل ضبط کی۔

"میں نے مائنڈ نہیں کیا" کنزا نے حیات کے شانوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اُسے اپنے قریب کیا

۔

"مائنڈ ہوگا تو مائنڈ کروگی نا" حیات نے اُس کے چہرے کی طرف دیکھا اور پھر دل کھول کر ہنس دی۔

"زیادہ فری نا ہو بڑی ہوں تم سے" کنزا نے اپنا ہاتھ اُس کے شانوں سے اُٹھاتے ہوئے اُس کو کہا۔

"اچھا اپنی دفعہ جو مرضی کہے اور اگر میں کچھ کہوں تو بڑے ہونے کا رُعب جھارتی ہے" حیات نے نظریں ترچھی کر کے کنزا کی طرف دیکھتے ہوئے سوچا۔

کنزا نے اُس کے چہرے کی طرف دیکھا

"ڈرامے باز ہو ویسے" اور پھر قہقہہ لگا کر ہنس دی۔

حیات جواب دینے ہی والی تھی کہ اُس نے نانو جان کی آواز کو سنا جو ماما جان کو کچھ کہہ رہی تھیں۔

"کتنا خوبصورت موسم ہے نایا سمین"

"جی امی جان"

اُن دونوں نے پیچھے مڑ کر نانو جان اور ماما جان کی طرف دیکھا جو کہ سیڑھیاں اُتر کر باہر لان کی طرف آ رہی تھیں۔

وہ دونوں آٹھ کھڑی ہوئی اور ان کی کی جانب بڑھ گئیں۔

حیات نے نانو جان کا ہاتھ تھام لیا، لان میں ہمیشہ کی طرح چھوٹے سے میز کے ارد گرد کرسیاں دائرے کی شکل میں لگی ہوئی تھیں۔

وہ چاروں کرسی پر بیٹھ گئیں۔

"کنزا بیٹا کل صبح یاد سے شہرام کا کمرہ اچھی طرح صاف کروالینا اور دیکھ لینا کسی چیز کی کمی نہ رہے" نانو جان نے کنزا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"جی اچھا نانو جان" کنزا نے نانو سے کہا۔

حیات خاموش رہی۔

"نانو جان میں کل میری میرٹ لسٹ لگنی ہے دعا کیجیے گا میرا نام آجائے" حیات لمحہ توقف کے بعد بولی۔

Clubb of Quality Content

"انشاءاللہ آجائے گا نام فکرِ مت کرو اتنی ذہین بچی ہے میری کیوں نہیں آئے گا نام—" نانو جان نے مسکراتے ہوئے نرم لہجے میں کہا—

"تمہیں کیا اُمید ہے حیات آجائے گا نام؟" کنزا نے اپنے بالوں کو پونی میں باندھتے ہوئے پوچھا—

"ہاں جی انشاءاللہ اُمید تو پوری ہے اور آپ سب کی دعائیں بھی میرے ساتھ ہیں" وہ بہت اعتماد کے ساتھ بولی—

انشاءاللہ "سب نے مشترکہ طور پر کہا—

"اور یاسمین بیٹا تم بیٹا کھانے کا سارا انتظام دیکھ لینا—"

"جی امی جان—" ماما جان نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے نانی جان کو جواب دیا—

کچھ لمحے لان میں بیٹھ کر گپ شپ کرنے کے بعد سب نے اپنے اپنے کمروں کی طرف کا رُخ کیا—

اچانک لان میں سکوت چھا گیا، اور ہلکی ہلکی سی بوندا باندی کا سلسلہ پھر سے جاری ہو گیا—

بوندوں کی گرتی ہوئی آواز نے ماحول کو ایک نئی روح بخشی، جیسے موسم گفتگو کے ختم ہونے پر اپنی موجودگی کا احساس دلانا چاہتا ہو۔

******

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: